روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
بدھ 19 جنوری 2005ء 8 ذوالحج 1425 ہجری 19 صلح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 16

عیدالاضحیہ کی تکبیرات

مکرم ناظم صاحب دارالافتاء تحریر فرماتے ہیں۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام عیدالاضحیہ کے موقعہ پر 9/ذی الحجہ کی نماز فجر سے 13/ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات کہا کرتے تھے۔

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سپین

جلسہ سالانہ سپین سے اختتامی خطاب، صدر مملکت کا پیغام اور ڈائریکٹر آف ریلیجئس افیئرز کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

8 جنوری 2005ء

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت میں تشریف لاکر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ سپین کا آخری دن تھا۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

چار بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ تین پاکستان اور ایک مراکش سے تعلق رکھنے والے دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

بیعت کی تقریب کے بعد چار بجکر پچیس منٹ پر جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

سب سے پہلے ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب ابن مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم نے جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر صدر مملکت سپین کی طرف سے موصول ہونے والا پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام سپینش زبان میں تھا۔ ڈاکٹر منصور صاحب نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

سپین میں یہ پہلا موقع ہے کہ صدر مملکت نے اپنا پیغام جلسہ کے لئے بھیجا ہے۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ نئے سال کے اس پہلے ہفتہ میں ہی اور پھر سپین کے پہلے سفر میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کے نظارے نظر آرہے ہیں۔ الحمدللہ

صدر مملکت Hon. Jose Luis Rodoiguez Zapatero نے اپنے پیغام میں کہا:۔

صدر مملکت کا پیغام

جماعت احمدیہ کے روحانی رہنما کی سپین آمد کے موقع سے استفادہ کرتے ہوئے میں آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور بڑے زور سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ انسانیت کے مستقبل کے لئے ضروری ہے کہ مختلف مذاہب کے مابین گفتگو ہوتی رہے۔ اور وہ عقائد بھی بار بار منظر عام پر لائے جائیں جن سے قوموں کے مابین امن قائم ہوسکے اور انسانی حقوق کو فروغ دیا جائے اور نفرتوں اور جھگڑوں کو ختم کیا جائے جو ہمیں ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور مسلسل تباہ کررہے ہیں۔

مزید یہ کہ خصوصی طور پر یہ کام جو پیدرو آباد میں کیا جارہا ہے یہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو پرامن طریق پر اکٹھا کرنے کی بہترین مثال ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ کون سی جگہیں ہیں جہاں اخلاقی اور مذہبی اقدار پائی جاتی ہیں اور کون وہ لوگ ہیں جو مذہبی معاملات کو خلط ملط کرکے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آج کی پُر مسائل دنیا اور مختلف قسم کے عقائد بڑے زور کے ساتھ ہماری توجہ اس طرف مبذول کروارہے ہیں کہ مختلف قوموں، ملکوں، تہذیبوں کو اب اکٹھے مل کر پہلے سے بڑھ کر پیار محبت کی فضا قائم کرنی چاہئے۔

ڈائریکٹر آف ریلیجئس افیئرز کا خطاب

ڈائریکٹر آف ریلیجئس افیئرز Joaquin Mantecon جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں بھی شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ صدر مملکت کے پیغام کے بعد انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کا خطاب بھی سپینش زبان میں تھا جس کا ترجمہ مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی صاحب منصور نے پیش کیا۔ یہ بھی پہلا موقع ہے کہ حکومت کا کوئی نمائندہ جلسہ سالانہ سپین میں شامل ہوا ہے۔

ڈائریکٹر آف ریلیجئس افیئرز نے اپنے خطاب میں کہا کہ

جناب خلیفۃ المسیح، محترم امیر صاحب ومحترم نمائندہ مقامی حکومت اندلس۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پرتگال اور مراکو (Morocco) سے بھی کچھ دوست آئے ہوئے ہیں۔ ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

سب سے پہلے میں وزیر انصاف اور جنرل ڈائریکٹر آف ریلیجنز کی طرف سے آپ کو سلام کہنا چاہتا ہوں۔ جن کی میں نمائندگی کررہا ہوں اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج میرا آپ کے ساتھ ہونا میرے لئے خوشی اور سعادت مندی کی بات ہے۔

یقیناً یہی بات ہے۔ سپین اب ایسا ملک نہیں ہے جسے مذہب سے کچھ بھی لگاؤ نہ ہو۔ ہمارا قانون تمام جماعتوں کے سب افراد کی مکمل آزادی پر زور دیتا ہے لیکن جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ ہمارا قانون تمام عوامی طاقتوں اور گروپوں کو تاکید کرتا ہے کہ مختلف جماعتوں کے عقائد کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔

ہمارا قانون عوام کو سختی سے یہ نصیحت کرتا ہے کہ مختلف مذہبی جماعتوں کے عقائد کا خیال رکھتے ہوئے ان سے تعاون کریں اور حکومت اور مذہبی جماعتوں کے مابین دلچسپی کے امور پر توجہ دیں لیکن حکومت کسی مذہبی جماعت کے عقائد میں دخل نہیں دیتی۔

انہی وجوہات کی بناء پر میں آپ کے سامنے وزارت کے نمائندے کے طور پر حاضر ہوں جو چاہتی ہے کہ ہر ایک مذہب کو ان کے حقوق اور آزادی ضمیر کا حق دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ہر مذہبی جماعت یہ چاہتی ہے کہ حکومت اس کی مذہبی آزادی کو تسلیم کرے اور وہ اپنی جماعت کے افراد کے حقوق پورے کرسکے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان حقوق کی ادائیگی حکومت پر لازم ہے کیونکہ جمہوری حکومتیں ان حقوق کی ادائیگی کی ضامن ہوتی ہیں۔

مذہبی آزادی کی تنفیذ کے لئے ضروری نہیں کہ قوانین وضع کئے جائیں لیکن جب مذہبی آزادی میں رکاوٹیں ہوں تو ان کو دور کرنے کے لئے حکومت کو دخل دینا پڑتا ہے اور ایسی صورتحال پیدا کی جائے کہ ہر فرد جو بھی اپنی ضروریات اپنی جماعت سے طلب کرتا ہے اسے حاصل ہوسکیں۔ اسی بناء پر 1980ء میں سب سے پہلے پارلیمنٹ میں مذہبی آزادی کا قانون پاس کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی کئی قسم کے چھوٹے چھوٹے قوانین اس کی فروعات کے طور پر پاس کئے گئے۔ اسی طرح 1992ء میں تعاون کے معاہدے اچھے مذاہب کے ساتھ کئے گئے۔ یعنی پروٹسٹنٹ، یہودی اور مسلمانوں کے ساتھ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان قوانین میں کچھ کمیاں نظر آئیں اور نظر ثانی کی ضرورت پڑی۔ ہمارے شعبہ کے اہم کاموں میں سے ایک کام نظر ثانی کا بھی ہے اور اس کے لئے ہمیں مذہبی جماعتوں سے قریبی تعلقات استوار کرنے ہوتے ہیں۔

ہمارا یہ فیصلہ اور خواہش ہے کہ ہم انصاف سے کام کریں اور ہمارے یہ فیصلے ہر ایک کی بنیادی مذہبی ضرورت کو پورا کرسکیں تاکہ ہر مذہب کے ساتھ ہمارا تعلق اور تعاون مؤثر اور نتیجہ خیز اور آسان ہو۔

لیکن یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ جس میں ہم سوچ سمجھ کر فیصلے کرتے ہیں اور کرنے ہوں گے۔ بعض کاموں میں لوگوں کو انتظار کرنا بہت زیادہ لگتا ہے لیکن جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

کسی کام کو کرنا اتنا اہم نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح صحیح طریق پر کرنا اہم ہوتا ہے۔

ہم جماعت احمدیہ کی ایک تقریب میں موجود ہیں۔ اور بہتر یہی ہے کہ ان باتوں کی بجائے آپ کی جماعت کے بارے میں گفتگو کروں۔

(مسلسل صفحہ 2 پر)

مجھے علم ہے کہ جو پہلے احمدی مربی مولانا کرم الٰہی ظفر 1946ء میں تشریف لائے تھے۔ یعنی 58 سال قبل۔ 58 سال کسی انسان کی زندگی میں ایک معنے رکھتے ہیں۔ یعنی میری ساری عمر اس کے برابر ہے لیکن 58 سال کی جماعت کی زندگی میں کوئی مدت نہیں۔ ایک مذہبی جماعت جو دائمی رہنے کی مدعی ہو۔ اس کے لئے یہ چند سال کچھ نہیں ہیں۔ جب 1946ء پر نظر ڈالتے ہیں تو بآسانی معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ سال اس احمدی مربی کے لئے جو سپین میں نئے آئے تھے بہت ہی مشکل سال ہوں گے۔

جب مذہبی اور تہذیبی ماحول بالکل مختلف تھا۔ یعنی جو بھی باہر سے آتا تھا اسے شک کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اس وقت نہ مذہبی آزادی تھی نہ سول آزادی تھی۔ اور ان کے چھ بچے تھے جن کو ایسے ماحول میں پلنا تھا لیکن ان کی متواتر محنت اور سب سے زیادہ یہ کہ ان کا ایمان ضائع نہیں گیا۔ آج آپ سب لوگ ان کے پھل دیکھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ اور یہ جگہ میری باتوں کا تصویری ثبوت ہیں۔

میرا یقین ہے کہ ایسے لوگ آپ کے لئے نمونہ اور شکریے کے لائق ہیں۔

مجھے علم ہے کہ ان کی بیوہ اور تین بچے ہمارے ساتھ ہیں۔ میں ان تک اپنے جذبات پہنچانا چاہتا ہوں۔ قمر اور منصور کے ذریعے مجھے یہ علم ہوا کہ ان کے باپ نے کیا کام کیا اور کس جذبے کے ساتھ کیا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے شعبہ کو پورا علم ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہمارے ملک میں کن مسائل کا سامنا ہے۔

امیر جماعت اور قمر باقاعدگی سے اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور حتی الوسع ہم ان کا جواب بھی دیتے ہیں۔ میں یہ بھی آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے افراد کے ساتھ کام کرنے کا جو مجھے تجربہ ہے وہ بہترین ہے اور سنجیدگی سے اور صبر سے یہ کام کیا اور انہوں نے صبر، سنجیدگی، دوستی اور اعتماد دکھایا۔

ان کے ذریعے میں آپ کی جماعت کو اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ یہ امن، انصاف اور انسانی خدمتوں کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔

میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ آپ اسی طرح اپنی اچھی روایات کو جاری رکھیں۔ اور آپ کی وسیع ذہنی اور بردباری بھی جاری رہے اور اگر ہم اچھی سوچ اور کردار کے مالک ہوں گے تو ہمارا معاشرہ بھی بہتر ہوگا۔

آخر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے دعا کریں کہ خدا کی رضا کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق پاؤں۔ جیسے کہ آپ حقدار ہیں۔ آپ کی توجہ اور صبر و تحمل سے بات سننے کا بہت بہت شکریہ۔

پیدرو آباد کی میئر کا خطاب

اس پیغام کے بعد پیدرو آباد کی میئر ماریا لوئیسہ ولیسیرارو (Maria Luisa Wicserraro) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس، محترم خواتین منطیقون جو کہ مذہبی امور کے ڈائریکٹر ہیں اور محترم مبارک احمد امیر جماعت احمدیہ سپین و محترم عبداللہ صاحب امام بیت بشارت پیدروآباد اور احمدیہ جماعت کے تمام ممبران اور حاضرین۔ بیسواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سپین۔ خوش آمدید۔

میرے لئے میئر کی حیثیت سے اور پیدروآباد کی عوام کے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ ہمارے ملک اور گاؤں میں آئے۔ سب سے پہلے تو میں پسند کروں گی کہ جو ہزاروں لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ خلیج بنگال اور جنوب مشرقی ایشیا میں۔ ہم سب مل کر ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کریں۔ میں خاص طور پر انڈونیشیا کے لوگوں کا ذکر کرتی ہوں جس ملک میں بہت سے جماعت احمدیہ کے ممبر رہتے ہیں۔ سپین کے پہلے مشنری مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اور ان کے اہل و عیال کو خاص اور ہمدردانہ سلام کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے ہمیشہ پیدروآباد کے ساتھ اپنا خاص تعلق سمجھا اور ان کا جسد خاکی ہمارے گاؤں میں ہے اور ہمیشہ یہیں رہے۔ اور اسی طرح ان تمام احباب کو جو کہ دور دور کے ملکوں سے جیسے جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ، انڈیا وغیرہ سے تشریف لائے ہیں کو خوش آمدید کہتی ہوں اور میں امید کرتی ہوں کہ آپ لوگ جلسہ ختم ہونے پر اپنے دل اور ہاتھ میں اعلیٰ اخلاقی قدریں لے کر بخیریت اپنے گھروں میں پہنچیں۔

دوستی، عزت اور اچھی خواہشات ہمارے دل و دماغ میں ایک خاص جگہ بنالیں اور یہ چیزیں انسانیت کا دل جیتنے میں مدد کریں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑا اہم موقع ہے کہ جس میں ہم مذہبی آزادی، عزت نفس اور عزت انسانی کے لئے ہم سب مل کر ایک ہموار راستے کی تلاش میں چلیں، جو اس موجودہ دور کی ایک اہم ضرورت ہے۔

حال ہی میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات جو قومی اور بین الاقوامی طور پر ہم سب کو متاثر کرتے ہیں ہم سب کو مل کر ان کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے حکومتی سطح پر ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ معاشرے سے دین حق کے خلاف نفرت اور اس کا خوف ختم ہو۔ بعض لوگوں کی دلچسپی اس امر میں ہے کہ دین حق کے مفادات کو ختم کیا جائے لیکن ہمیں ان خیالات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ پیدروآباد کی میونسپل کمیٹی کے ممبران، ہم سپینش حکومت کے اس بیان کی حمایت کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے سپین میں مقیم مسلمانوں کے ساتھ تعلقات بنانے کی تاکید کی تھی۔ ہمیں سوسائٹی میں ہر طرح پر بردباری اور مذاکرات کو عام کرنا چاہئے۔

25 سال سے جب سے پیدروآباد میں احمدیہ جماعت کا مشن قائم ہے اور 1889ء سے جب بانی جماعت احمدیہ نے دعویٰ کیا تھا میں سمجھتی ہوں کہ ایک پُرامن اور خوش آئند مستقبل ہی کی علامت ہے۔ آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میری گزارشات کو توجہ سے سنا اور خواہش کرتی ہوں کہ آپ کا بیسواں جلسہ سالانہ آپ کے لئے بہت مفید ہو اور آپ کی خواہشات کے مطابق پورا ہو۔

میئر کے اس مختصر خطاب کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مراکش کے ایک احمدی دوست عبداللہ صاحب نے کی جس کا اردو اور فرنچ زبان میں ترجمہ عبداللہ ندیم صاحب مربی انچارج سپین نے پیش کیا۔ اس کے بعد ملک طارق احمد صاحب مربی سلسلہ سپین نے حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام ''ہر طرف فکر کو دوڑا کر تھکایا ہم نے'' ترنم سے پڑھا۔

حضور کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین کے اس تاریخی جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں سپین میں مسلمان حکومتوں کی عظمت و شوکت، ان کے عروج اور پھر ان کے زوال کی وجوہات اور ان کے حالات بیان کرتے ہوئے احباب جماعت سپین کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے سپین پر سات سو سال عظیم الشان حکومت کی ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ انہوں نے جب احکامات الٰہی سے روگردانی کی تو ان کی وہ عظیم الشان حکومتیں بھی ختم ہو گئیں جن کی عظمت اور شان و شوکت کی گواہی آج ان کے دور کی مساجد اور محلات دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور پیغام حق پہنچانے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

حضور انور نے خصوصاً قرطبہ شہر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شہر اور اس کے اردگرد آباد لوگوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ یہ عربوں کی ہی نسلیں ہیں ان کو پیغام حق پہنچائیں اور ان کے آباؤ اجداد کے بارہ میں بتائیں کہ وہ مسلمان تھے اور زبردستی عیسائی بنائے گئے۔

حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیت بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر ایک ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ میں نے کیا ہے نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے لئے اس جگہ کو چنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا پس اب یہ جگہ اور یہ بیت الذکر بہت اہم ہے۔ اور اب انشاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں دین حق کا نور پھیلے گا اس جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔

حضور انور نے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کا ذکر خیر بھی فرمایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی ساری زندگی سپین میں خدمت دین میں گزار دی۔ حضور انور نے فرمایا وہ تو شہید ہیں۔ فرمایا ان کا نمونہ آپ کے سامنے موجود ہے اس لئے اب آپ سب دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دیں اور اس فرض کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق پائیں۔

حضور انور کا یہ خطاب جو MTA پر نشر ہو چکا ہے پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور افریقن احمدی بھائیوں نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ پڑھا۔

آخر پر حضور انور نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ڈائریکٹر آف ریلیجس افیئرز اور پیدروآباد کی میئر کو تحائف بھی پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں مختلف نظمیں پڑھیں۔ اور حضور انور نے خواتین کو نصائح فرمائیں اور ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور باہر تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ سپین کے اس بیسویں جلسہ سالانہ میں 461 احباب شامل ہوئے۔ گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ سے یہ تعداد تین گنا ہے۔ سپین کے علاوہ انگلستان، جرمنی، پرتگال، ہالینڈ، اٹلی اور کینیڈا سے بھی احباب جماعت اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

اس کے علاوہ چالیس سپینش مہمان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی تصاویر کے ساتھ Coverage یہاں کے دو اخباروں Cordoba نے اپنی 8 جنوری کی اشاعت میں اور ملک کے ایک نیشنل اخبار "ABC" نے بھی اپنی 8 جنوری 2005ء کی اشاعت میں کی۔ ان اخبارات نے حضور انور کی سپین میں آمد کا ذکر کیا۔ اور جلسہ کی خبریں دیں۔ اور لکھا کہ یہ پروگرام MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ ان اخبارات نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور لکھا کہ یہ جماعت امن پسند ہے اور ہر قسم کے فتنہ وفساد کے خلاف ہے۔

نیشنل عاملہ پرتگال کو ہدایات

حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پھر پونے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ پرتگال کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی میٹنگ دعا سے شروع ہوئی۔ جو سوا سات بجے تک جاری رہی۔ تمام سیکرٹریان نے اپنے اپنے عہدوں کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے باری باری سب کے کام کا جائزہ لیا اور ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں۔ چندہ کے معیار کو بڑھانے کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی اور ہدایت دی کہ نومبائعین کو اپنے چندہ کے نظام میں شامل کریں اور ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور انہیں اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

(باقی صفحہ 8 پر)

مجلس صحت کے قیام کا ابتدائی اعلان

ہر احمدی صحت منداور اعلیٰ کردار کا حامل ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نےیکم مارچ 1972ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ کھیلوں کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مجلس صحت کے قیام کا اعلان فرمایا۔حضور کے خطاب کا خلاصہ جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوادرج ذیل ہے۔حضور نے فرمایا:۔

دین ہمیں قوی اور امین دیکھنا چاہتا ہے۔(سورۃ قصص)یعنی جسمانی لحاظ سے ہم مضبوط جسم کے مالک ہوں اور اخلاقی لحاظ سے ہم نہایت اعلیٰ کردار کے حامل ہوں۔جسم انسانی کی مضبوطی ایک حد تک اخلاق پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔اس لئے دین جسمانی ورزش کو بھی ضروری قرار دیتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں اور انعامات کے حقیقی رنگ میں ہم امین بن سکیں جو امانت کے رنگ میں ہمیں عطا ہوئی ہیں۔حضور نے فرمایا اس سلسلے میں اہل ربوہ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ منظّم ہو کر ورزش جسمانی کا اہتمام کریں تا کہ خدا کی نظر میں بھی وہ قوی اور امین بنیں اور اپنے وطن کی حفاظت اور استحکام کے لئے بھی خوش اسلوبی کے ساتھ فرائض سرانجام دے سکیں۔اس لئے آج میں سارے ربوہ کو ایک مجلس میں منسلک کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔اس مجلس کا نام مجلس صحت ہوگا۔اس کے جملہ انتظامات آپ لوگوں نے خود سرانجام دینے ہیں۔اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کی جائے گی جس میں دو دو نمائندے تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء میں سے لئے جائیں گے۔دو خدام الاحمدیہ کے اور دو انصار اللہ کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں گے۔ان کے علاوہ ایک اس کمیٹی کا صدر ہوگا۔

ربوہ کے تمام باشندوں کے لئے کھیلوں اور ورزش جسمانی کا انتظام کرنا اور اس کے لئے گراؤنڈز مہیا کرنا بھی اسی کمیٹی کی ذمہ داری ہوگی اسے ہر ماہ کسی نہ کسی کھیل کا ٹورنامنٹ ضرور منعقد کرانا چاہئے۔تا کہ سب کی دلچسپی قائم رہے۔جب ٹورنامنٹ ہوں گے تو باہر سے مہمان بھی آئیں گے اس لئے میزبانی کے فرائض بھی یہی کمیٹی سرانجام دے گی۔اور یہ نہیں ہوگا کہ بعض لوگ ازخود ہمارے علم میں لائے بغیر کھیلوں کا انتظام شروع کر دیں اور پھر یہ توقع بھی رکھیں کہ ہم ان کی مدد کریں۔پس یہ مجلس گویا ربوہ میں ہونے والی تمام کھیلوں کے لئے ایک مرکزی کمیٹی ہوگی۔جس کی منظوری ہر کھیل اور ٹورنامنٹ کے لئے ضروری ہوگی۔

حضور نے فرمایا گو کھیلوں کے سلسلے میں کالج کا تعلق یونیورسٹی اور سرگودھا بورڈ سے ہے اور سکول کا تعلق محکمہ تعلیم سے ہے اور اپنے اپنے دائرہ میں وہ متعلقہ محکموں کی ہدایات کے مطابق کھیلوں کا پروگرام بنائیں گے لیکن ربوہ میں ان اداروں کے ہونے کی وجہ سے ان کا ایک تعلق ربوہ سے بھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ربوہ میں کھیلوں کی جو مرکزی مجلس قائم کی جا رہی ہے اس میں ان اداروں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ وہ ربوہ کے تمام باشندوں کو اپنا ممبر بنائے اور ان کی صحت جسمانی کو بہتر بنانے کے لئے کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا انتظام کرے تا کہ ربوہ کے سب باشندے قرآن کریم کے منشا کے ماتحت حقیقی معنوں میں قوی اور امین بن جائیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرسکیں جو ملک و ملت کی جانب سے اور سب سے بڑھ کر غلبہ (احمدیت) کی مہم کے سلسلے میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔

خوبصورتی کا سرچشمہ خدا تعالیٰ ہے

حضور نے فرمایا مضبوط اور تنومند جسم میں بھی ایک حسن اور خوبصورتی ہے جسے دیکھ کر ایک مومن بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔درحقیقت تو ہر حسن اور ہر خوبصورتی کا حقیقی سرچشمہ ہمارا خدا ہے مگر اس کے حسن کے جلوے اس کی بنائی ہوئی ہر چیز میں نظر آتے ہیں تمام مناظر قدرت اور یہ ہری بھری کھیتیاں جو ربوہ کے ماحول میں ہمیں بکثرت نظر آتی ہیں یہ سب ہمارے خدا ہی کے حسن کے جلوے ہیں جن کا مشاہدہ ہم سیر کرتے وقت (جو کہ بہترین ورزش ہے) ہم بکثرت کرسکتے ہیں۔بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی ان جلووں سے خالی نہیں۔جن چیزوں کو ہم بظاہر بدصورت سمجھتے ہیں وہ بھی محض زاویہ نگاہ کا فرق ہوتا ہے ورنہ بصیرت کی آنکھ کو تو اس میں بھی حسن نظر آسکتا ہے۔

مثلاً فضلہ ہے۔اسے ہم کتنی گندی اور قابل نفرت چیز سمجھتے ہیں مگر یہی فضلہ جب بطور کھاد استعمال ہوتا ہے تو وہ سرسبز فصلوں اور خوبصورت پھلوں اور حسین پھولوں کی صورت میں ظاہر ہو کر ہمیں کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے پس ہم اللہ تعالیٰ کا حسن ہر چیز میں دیکھ سکتے ہیں۔

اخلاق و کردار کی اہمیت

اس ضمن میں حضور نے اخلاق و کردار کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمارے ملک کو گزشتہ جنگ میں جو ذلت دیکھنا پڑی ہے وہ بھی اخلاق کے بنیادی تقاضوں یعنی امانت و دیانت، وقت کی قدر و قیمت اور محنت کے فقدان کا ہی نتیجہ ہے۔ہمارے ملک میں بددیانتی اور رشوت عام ہے۔وقت کی قدر و قیمت کا احساس بہت کم ہے۔ہمارے نوجوان گپیں مارنے میں یعنی فضول اور بے مقصد باتوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں اور محنت سے جی چراتے ہیں حالانکہ دیانت اور محنت ہی وہ بنیادی چیزیں ہیں جو قوم کی اصل دولت ہوتی ہیں اور انہیں اختیار کئے بغیر ہم کبھی قوی اور امین نہیں بن سکتے۔ہماری ہر ضرورت اور احتیاج کو پورا کرنے کا سامان خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہوا ہے۔بشرطیکہ ہم اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے پوری محنت کریں۔حضور نے فرمایا کہ دعا اور توکل کا مقام اس وقت شروع ہوتا ہے جب محنت اپنی انتہا تک پہنچ جاتی ہے۔پھر فطری اور بشری کمزوری کی وجہ سے جو رخنے باقی رہ جاتے ہیں وہ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پورے کر دیتا ہے۔پس بڑی ذمہ داریاں ہیں آپ پر پاکستان کے شہری ہونے کے لحاظ سے بھی اور احمدی اور......ہونے کے لحاظ سے بھی۔جس شخص کا جسم قوی نہیں وہ اپنے ملک کی حدود کی حفاظت کیسے کرسکتا ہے۔فتنہ و فساد پیدا کرنے والے عناصر کا کیسے مقابلہ کرسکتا ہے علم کے میدان میں بھی وہ کیسے دوسروں سے آگے بڑھ سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غلبہ حق کی مہم میں کامیابی بھی تبھی حاصل ہوسکتی ہے جبکہ ہم مضبوط جسم اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک ہوں۔جتنی طاقت خدا نے ہمیں دی ہے اس کے مطابق ہم محنت کریں۔بددیانتی سے بچیں یعنی جو جو امانتیں اور نعمتیں خدا نے ہمیں دی ہیں ان کو غلط رنگ میں استعمال نہ کریں۔نہ صرف اہل ربوہ نے قوی اور امین بننا ہے بلکہ ساری جماعت نے ساری قوم نے۔اگر ہم ایسا بن جائیں تو بڑی برکتیں ہم خدا تعالیٰ کی حاصل کرسکتے ہیں اور ذلت کے اس داغ کو دھو سکتے ہیں جو اس وقت ہمارے ملک پر لگ گیا ہے۔

مجلس صحت کے سلسلے میں ضروری ہدایات

آخر میں حضور نے مجلس صحت کے قیام کے سلسلے میں بعض ضروری اور اہم ہدایات دیں۔

حضور نے فرمایا کہ ربوہ کے ہر شخص کو اس کا ممبر بننا چاہئے اور اس کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس کے عہدیداروں کو مشورہ دیں اور ہر عہدیدار کا یہ حق ہے کہ وہ آپ سے مشورہ لے مگر اسے قبول یا مسترد کرنا بھی اس کے اختیار میں ہے اور مشورہ دینے والے کا فرض ہے کہ وہ بہرحال اطاعت کا نمونہ دکھائے۔

حضور نے فرمایا اس مجلس کا نشان ایک رومال ہوگا جو سفید اور سیاہ رنگ پر مشتمل ہوگا۔اس لئے کہ رسول کریم ﷺ کے دو ہی جھنڈے صحابہؓ سے مروی ہیں۔بعض سیاہ رنگ کے اور بعض سفید رنگ کے۔ان دونوں کو ملا کر یہ نشان بنایا گیا ہے اس رومال کو ایک چھلے کے ذریعہ گلے میں باندھا جائے گا۔اس چھلے پر لکھا ہوگا۔القدرۃ للّٰہ تا کہ ہر ممبر اس یقین پر قائم رہے کہ طاقت و قدرت کا اصل منبع صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اسے کبھی یہ وہم نہ ہو کہ میں کچھ بن گیا ہوں۔

اس مجلس کے عہدیداروں کے چھلے پر لکھا ہوگا۔العزۃ للّٰہ تا کہ کبھی اس میں عہدیداری کا غرور نہ ہو اور ہمیشہ وہ یہی سمجھے کہ اصل عزت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔خدا کرے کہ یہ مجلس اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو۔آمین (الفضل 7 مارچ 1972ء)

مظفر احمد سدھن صاحب

ساتواں جلسہ سالانہ مڈغاسکر

جماعت احمدیہ مڈغاسکر کا ساتواں جلسہ سالانہ مورخہ 9,8 اور 10 راکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار تین مختلف جگہوں پر منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے جنرل سیکرٹری مہمان خصوصی تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کئی سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے شامل ہوئے۔جلسہ کی حاضری 200 تک رہی۔اس میں غیر از جماعت بھی شامل تھے۔پہلے روز شام کے وقت سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔دوسرے اجلاس میں ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔ ریڈیو پر ملاگاشی زبان میں دو مختلف پروگرام نشر ہوئے اور مڈغاسکر کے مشہور ٹی وی نے بھی دو مرتبہ پروگرام دکھائے۔

دوسرے روز نماز ظہر و عصر کے بعد اجلاس ہوا جس میں صدر صاحب نے ملاگاشی زبانی میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال کا ذکر فرمایا۔اسی طرح نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

10 راکتوبر کو تیسرے اور آخری سیشن میں بعض تقاریر ہوئیں جن میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالے سے ''مالی قربانی'' اور ''بائبل میں آنحضرت ﷺ کا مقام'' پر تقاریر شامل تھیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہم سب کے لئے بہت ہی بابرکت اور باثمر بنائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2004ء)

وصیت پوری کردی

1947ء میں قادیان کی حفاظت کے لئے ایک احمدی خاتون نے اپنے بیٹے کو بھیجا اور جاتے ہوئے یہ وصیت کی ''بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا'' سعادت مند بیٹے نے ماں کے فرمان کی لاج رکھ لی اور شہادت سے چند لمحے پہلے اپنی ماں کے نام یہ پیغام دیا ''میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی ہے اور لڑتے ہوئے مارا گیا ہے''۔

(الفضل 11 راکتوبر 1947ء)

عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب

میرے والد ماسٹر غلام محمد صاحب

میرے والد بزرگوار ماسٹر غلام محمد صاحب 1975ء میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام عمر دین صاحب تھا۔ ابتدائی طور پر آپ ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتے تھے والد صاحب ہی اپنے خاندان میں پڑھے لکھے تھے۔ مطالعہ کا اس قدر شوق تھا۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ آپ کی تعلیم مڈل تک تھی۔ لیکن اردو، فارسی اور عربی میں اعلیٰ درجہ کا عبور تھا۔ دینی مجلس جب کبھی ہوتی تو حوالے اس قدر زبانی یاد تھے۔ کہ بعض دفعہ ہم حیران رہ جاتے تھے۔ عربی کی گرائمر کو بڑی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اس لئے گفتگو میں عربی کی زیر، زبر کو بیان کرنے میں بہت ماہر تھے اور دوسروں کی غلطیوں کو فوراً پکڑ لیتے تھے۔ انجیل، احادیث اور قرآن کریم کے حوالے اپنی ایک نوٹ بک میں لکھ رکھے تھے۔ جو ہر وقت اپنے پاس رکھتے۔

آپ نے 1927ء میں احمدیت قبول کی۔ ہم آپ کے بہت ممنون ہیں۔ کہ آپ کی وجہ سے ہمیں احمدیت جیسا انمول تحفہ ملا اور مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ جس دن آپ نے بیعت کی اسی دن سے 1/9 حصہ کی وصیت بھی کر دی۔ اس لئے چندے بروقت اور بڑھ چڑھ کر ادا کرتے۔ آپ بہت ہی دیانتدار۔ عبادت گزار۔ نماز کے پابند تھے۔ اور دعوت الی اللہ میں تو ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے۔ نڈر قسم کے انسان تھے۔

ساری عمر پنجاب کے صوبہ میں مختلف ضلعوں میں تدریس کا کام کیا۔ حساب کے مضمون میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے جہاں بھی آپ کا تعین ہوتا۔ آپ کو حساب کا مضمون ضرور پڑھانے کے لئے دیا جاتا تھا۔ آپ شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور کے سکول میں 20 سال تک پڑھاتے رہے۔ 1958ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ مڈل کلاس کے ٹیچر تھے اور ہر طالب علم کو یہاں سے گزر کر آگے جانا ہوتا تھا۔ اور آپ کے بہت سارے طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے۔ جب بھی کوئی غریب آدمی آپ کی ملازمت کے معاملے میں مدد مانگتا۔ اور اگر آپ کو علم ہو جاتا۔ کہ وہ آپ کے سکول سے پڑھ کر گیا ہے۔ تو فوراً اس غریب دوست کو ساتھ لے کر اس افسر کے دفتر میں ملازمت کے لئے جاتے۔ اس طرح آپ نے بہت سارے غیر از جماعت کو نوکریاں دلوائیں۔ غریبوں کے بہت ہی ہمدرد تھے۔

آپ کئی سال جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن کے صدر رہے۔ اور اپنے دور میں جلسوں کا انتظام کرتے اور مرکز سے علماء کو ضرور بلواتے۔ ایک دفعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کو بھی تقریر کے لئے بلوایا۔ خاندان مسیح موعود سے خاص محبت رکھتے تھے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو ایک دفعہ خط لکھ کر حضرت مسیح موعود کا کوئی تبرک مانگا۔ تو حضرت نواب مبارکہ صاحبہ نے آپ کو حضرت اماں جان کا ایک سبز رومال جو حضرت اماں جان نے آخری عمر میں استعمال کیا والد صاحب کو تبرکاً بھجوایا۔ یہ رومال میں نے والد صاحب سے مانگ لیا۔ اور پچھلے 35 سال سے میرے پاس موجود ہے۔

خاکسار جب 1958ء میں لندن اعلیٰ تعلیم کیلئے گیا۔ تو آپ اس سال ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ نے 50% اپنی Superannuation کا میری لندن کی ٹکٹ کیلئے مجھے دے دیا۔ اور بقایا پر پنشن لگوالی۔ یہ اتنی بڑی قربانی تھی جو میں آج تک نہیں بھول سکا۔ خاکسار نے تعلیم ختم کرنے کے بعد والد صاحب کو 1968ء میں لندن بلا لیا۔ لندن میں بھی آپ دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے۔

وفات سے کوئی چھ ماہ قبل ان کے پاس 36 ہزار روپے تھے۔ ہم بہن بھائیوں کی 16 بیٹیاں تھیں ان میں سے مجھے 16 ہزار روپے دیئے اور کہا کہ ہر بیٹی کی شادی پر اس کو میری طرف سے ایک ہزار روپے دے دینا اور باقی 20 ہزار روپے کے متعلق مجھے بعد میں پتہ چلا بیوت الذکر بیرون کی مد میں جماعت کو ادا کر دیئے۔ 1967ء میں آپ کو حج کی بھی توفیق ملی۔

اب میں ان ہی کے قلم سے لکھے ہوئے حالات درج کرتا ہوں۔

خودنوشت حالات

1927ء میں میں اینگلو ورنیکلر مڈل سکول مچھرالہ ضلع شیخوپورہ میں بطور ہیڈ ورنیکلر ٹیچر کام کرتا تھا۔ مارچ 1927ء میں مچھرالہ کے گرد و نواح کے سکول سنٹروں کے چھٹی یا چوتھی جماعتوں کے طلباء امتحان کیلئے مچھرالہ میں جمع ہوئے۔ اور ان کے ساتھ ان کے انچارج استاد بھی آئے اور ان آنے والے اساتذہ میں ایک بزرگ صورت اور نیک سیرت انسان سید لال شاہ صاحب بھی تھے۔ جو لوئر مڈل سکول موضع میراں پور سے تشریف لائے تھے۔ ان کا پر جلال چہرہ ان کی صاف دلی طہارت اور پاکیزگی کا آئینہ دار تھا۔ اور ان کی متشرع شکل وصورت چہرہ سے معصومیت ٹپکی پڑتی تھی۔

دوسرے لوگ تو جہاں بیٹھے خوش گپیوں اور دنیاوی باتوں میں مصروف ہو جاتے۔ لیکن یہ صوفی منش مرد خدا جہاں جاتے۔ خدا تعالیٰ اور رسول کی پیاری باتیں سناتے۔ اور احمدیت کی (دعوت الی اللہ) کرتے۔ میں نے ان کی باتوں کو خوب سنا اور غور سے سنا۔

دل میں دین کا درد تھا۔ میں پیدائشی طور پر حنفی تھا۔ مگر دو سال پیشتر اہلحدیث ہو چکا تھا۔ اب جبکہ شاہ صاحب کی باتیں سنیں۔ تو دل نے خاص اثر قبول کیا۔ شاہ صاحب کی باتوں سے احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ دریافت کرنے پر شاہ صاحب نے پڑھنے کیلئے چند کتابیں تجویز کیں۔ میرا خیال ہے کہ پانچ کتابیں تھیں۔ ان میں سے ازالہ اوہام۔ اور دعوۃ الامیر۔ دو کتابوں کے نام یاد ہیں۔ میں نے تجویز کردہ کتب بذریعہ وی۔ پی منگوانے کیلئے قادیان دارالامان میں خط لکھ دیا۔ چند دن کے بعد کتابیں بذریعہ وی۔ پی وصول ہو گئیں۔ بڑے شوق سے ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جس کتاب کو شروع کرتا تھا۔ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ ایسی پر اثر پاکیزہ باتیں تھیں کہ دل میں اترتی جاتی تھیں۔ ایسی باتیں دنیا دار انسان کے خواب میں بھی نہیں آ سکتیں یہ وہی بیان کر سکتا ہے۔ جو آسمانی ہو۔ جس کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق ہو۔

میں نے سب کتابیں ایک ایک لفظ کر کے پڑھ لیں۔ لیکن دل کی پیاس نہ بجھی۔ بلکہ اس میں اور بھی شدت پیدا ہو گئی۔ چاہتا تھا کہ آپ کی باقی کتب بھی جلد تر پڑھوں۔ حضور کی سچائی نے میرے دل میں گھر کر لیا لیکن یہ بھی دل میں بار بار خیال اٹھتا تھا کہ احمدیت قبول کرنے پر بہن بھائی قریبی رشتہ دار قطع تعلق کر لیں گے۔ اور یہ بھی خیال آتا کہ یہ دنیا کی زندگی ہمیشہ کی نہیں کل کو مر کر خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔ تو اس کا کیا جواب دوں گا بہن بھائی رشتہ دار اس وقت ساتھ نہیں دیں گے۔

میرے تصورات میں دین اور دنیا باری باری آ کر اپنے اپنے دلائل بوضاحت بیان کرتے۔ اور میرے دل کو اپنی طرف متاثر کرنے کی کوشش کرتے۔

تھوڑا عرصہ یہ کش مکش کی زندگی رہی۔ دن ایک ایک کر کے گزرتے گئے۔ گرمیوں کے ہیجان خیز اور پر جوش دن بیت گئے۔ گرم لو جو دلوں کے قرار کو برقرار رہنے نہیں دیتی بلکہ اور بھی مشتعل کر دیتی ہے ٹھنڈک میں تبدیل ہونے لگی۔ گرمیوں کا پریشان کن موسم گزر گیا۔ انتشار قلب جاتا رہا۔ اور سردیوں کے پرسکون دن آ گئے۔ کش مکش حیات کی گرمی دل و دماغ سے نکل گئی۔ اور اس کی جگہ آسمان سے اتر کر تسکین کی ٹھنڈک نے لے لی۔ دل نے فیصلہ کیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ سچائی کو قبول کرنا چاہئے۔

دسمبر کا مہینہ میرے لئے خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا مہینہ تھا۔ قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین کا شوق دید دل کو ہر وقت ستانے لگا۔ اس کے رنگین نقشے اور تصورات ہر وقت دماغ میں جمع رہنے لگے۔ اب سچائی روشن ہو چکی تھی۔ اور میرے دل و دماغ پر پورے جاہ و جلال کے ساتھ مسلط ہو چکی تھی۔

جلسہ سالانہ کے دن قریب آ گئے۔ انتظار مہینوں سے اتر کر دنوں پر آ گیا۔ اب گھنٹوں اور منٹوں کی گنتی سے دن گزرنے لگے۔ انتظار کی گھڑیاں لمبی ہو گئیں۔ چاہتا تھا کہ 25 دسمبر کی تاریخ جلدی قریب آ جائے۔ ہجر کی گھڑیاں چھوٹی ہو جائیں۔ مگر سورج کے اتار چڑھاؤ کی رفتار وہی رہی۔ لمبی راتیں گزرنی دوبھر ہو جاتیں۔ رات کو جسم چارپائی پر ہوتا۔ مگر روح دارالامان کی سیر میں مصروف رہتی۔

آخر وہ دن آ گیا جس کا انتظار تھا۔ رخت سفر باندھا۔ تنخواہ تین ماہ کی دسمبر میں ملی تھی۔ ان میں سے گھر میں کوئی پیسہ نہ دیا۔ سب رقم کتب مسیح موعود کی خرید کیلئے رکھ لی اور 25 دسمبر صبح کی گاڑی پر ریلوے سٹیشن واربرٹن سے عازم دارالامان ہوا۔

دن کے پچھلے پہر بٹالہ پہنچا۔ ان دنوں ریل گاڑی قادیان دارالامان نہیں جاتی تھی۔ بلکہ لوگ ٹانگوں اور لاریوں پر جاتے تھے۔ میں اکیلا ایک ناواقف کے طور پر سفر کر رہا تھا۔ کوئی واقف دوست میرے ساتھ نہ تھا۔ میں ادھر ادھر سے پوچھ کر اڈے پر پہنچا۔ ایک لاری قادیان دارالامان کو جانے والی تھی۔ اس میں سوار ہو گیا۔ لاری تھوڑے ہی عرصے میں روانہ ہو گئی۔

دل میں ایک خاص خوشی تھی جو جسم کے باریک در باریک رگ و ریشہ میں بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ بے شک سڑک کچی تھی۔ مگر لاری ڈرائیور بہت ہوشیار تھا۔ تیزی سے لاری کو منزلِ مقصود کی طرف لے جا رہا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں لاری دارالامان کے قریب پہنچ گئی۔ ہر طرف شور بلند ہوا۔ کہ وہ منارۃ المسیح نظر آ رہا ہے۔ میں نے بھی پہلی بار دیکھا۔ دل سے دعائیں نکلیں۔ ایک خاص وجد کی حالت تھی۔

جسم کے ذرہ ذرہ میں آسمان سے روح القدس اترتا محسوس ہو رہا تھا۔ سورج تیزی سے شام کے گھونسلے کی طرف آرام کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ ابھی اس کی منزل 20-25 منٹ دور تھی۔ کہ ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ میں بالکل ناواقف تھا۔ کوئی معلوم نہ تھا۔ کہ کس جگہ جاؤں اور کہاں رہوں۔ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ ایک بوڑھا جو بہت نیک دل معلوم ہوتا تھا۔ میرے پاس آیا۔ کہ آپ ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ کس ضلع سے آئے ہیں میں نے کہا ضلع شیخوپورہ سے انہوں نے مجھے ساتھ لیا اور ضلع

شیخوپورہ کے کمرے کا پتہ لے کر مجھے ہائی سکول کے ایک کمرے میں چھوڑ گئے۔اور کارکنوں کو میرے لئے تاکید کر گئے۔

اس کمرہ میں ضلع شیخوپورہ کے احمدی دوست تھے۔مگر ان میں سے میرا کوئی بھی واقف نہ تھا۔ میرے واقف سید لال شاہ صاحب اپنے سسرال کے گھر میں رہائش پذیر تھے۔جلسہ کے ہر سہ دن میں اسی کمرہ میں رہا اگلے دن 26 دسمبر کو جلسہ شروع ہوا۔سید لال شاہ صاحب بھی مل گئے۔قادیان دارالامان میں ہر طرف چہل پہل تھی۔ میری آنکھوں نے اتنا بڑا مذہبی اجتماع نہیں دیکھا تھا۔اس قسم کا جلسہ گاہ بھی نہ دیکھا تھا۔ ہر طرف اخلاص محبت اتحاد و اتفاق سلوک اور یگانگت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا ہر جگہ خدا اور رسول کی باتیں ہو رہی تھیں۔کوئی لغوبات اس جگہ میں نے اپنے کانوں سے نہیں سنی کسی کو حقہ پیتے نہیں دیکھا۔درس، نمازیں، تہجد اور نوافل کیلئے بیوت الذکر کو بھرپور دیکھا ہر وقت قرآن اور حدیث کی باتیں ہوتیں۔ دنیا میں باغ احمد خزاں سے دوچار تھا۔لیکن اس کے ایک کونہ میں باد بہاری چل رہی تھی۔شگوفے پھوٹ رہے تھے۔کلیاں چٹک رہی تھیں۔رات کو پچھلے پہر تہجد میں گریہ وزاری، سوز وگداز، آہ وبقا سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔کہ یہ سب آسمانی آدمی ہیں زمین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

غرض میں نے جو کچھ دیکھا۔اس کو بیان کرنے کے لئے موزوں الفاظ نہیں ملتے۔حضرت صاحب کو نورٌعلیٰ نور دیکھا۔جو اپنی صحت کی ذرہ بھر پرواہ نہ کرتے اور ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود آٹھ دس گھنٹے متواتر قرآنی معارف کے بیش بہا موتی بارش کی طرح اپنی تقریر میں برساتے۔ بزرگان سلسلہ کی زیارت کی۔ اور دل ودماغ نور سے بھر گئے۔

27 دسمبر 1927ء کو حضرت صاحب کے دست مبارک پر بیعت کر کے باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔ اگرچہ میں دل سے تو پہلے ہی اس خدائی جماعت میں شامل ہو چکا تھا۔ تین دن جلسہ دیکھا مزار اقدس حضرت مسیح پاک۔ بہشتی مقبرہ اور بیت اقصیٰ اور بیت مبارک کی زیارت کی۔اور حضرت صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد حضرت مسیح پاک اور آپ کے خلفاء کی اکثر کتب خریدیں۔ اور واپس گھر پہنچا۔

گھر پہنچ کر تمام حالات سنائے۔ سب میرے خلاف ہو گئے۔اور شدت سے مخالفت کی۔ کہ میرا رشتہ تک تڑوانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت میرے ساتھ تھی۔ اس بارے میں ان کی کوئی پیش نہ گئی۔ پھر میرے ساتھ مقابلہ کیلئے باہر سے لوگ منگوانے شروع کئے۔ بہت سے لوگ آئے۔ بڑے جوش سے میرے ساتھ مقابلہ کیا۔مگر سب عاجز ہو کر واپس گئے۔

ان دنوں میں ایک غیر معروف چھوٹی سی بستی بنام جھگیاں سنڈے کتاں میں رہتا تھا۔ جو ریلوے لائن شورکوٹ اور نہر کے درمیان آباد تھی۔ یہ بستی موضع بڈھا کے زمینداروں کی تھی اور اس میں ان کے صرف مزارعین رہا کرتے تھے۔

غالباً 1934ء میں میں نے گرمیوں کی چھٹیوں میں دو ہفتے دعوت الی اللہ کے لئے وقف کئے ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے مجھے لکیریاں ضلع ہوشیار پور میں بھیجا۔ انچارج کیمپ نے مجھے ایک گاؤں عمر پورہ میں بھیج دیا۔ میرے ساتھ ایک مولوی فاضل بزرگ شہزادہ صاحب تھے۔ہم دونوں عمر پورہ اور اردگرد کے دیہات میں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔

دوسرے سال پھر 1935ء میں 18/اپریل 1935ء برائے دعوت الی اللہ وقف کئے تو ناظر صاحب نے مجھے ویرووال ضلع امرتسر میں بھیج دیا۔ ویرووال دریائے بیاس کے بہت اونچے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں ہمارے ایک پرجوش احمدی زمیندار عبدالمجید خاں رہا کرتے تھے۔دریائے بیاس کا کنارہ محل کی طرح بہت بلند ہے۔ بہت نیچے دریائے بیاس بہتا ہے۔یہاں پرانے زمانے کا ایک قلعہ بھی ہے۔

ہمارے انچارج ڈاکٹر اعظم علی صاحب گجراتی تھے۔انہوں نے مجھ کو ایک ایسے دیہاتی حلقہ میں مقرر کیا۔ جہاں اہلحدیثوں کا مشہور گاؤں تھا۔

ہم دو ہفتے علاقہ میں خوب دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خوش ہو کر مجھے ایک سرٹیفیکیٹ بھی دیا۔ جو میرے پاس محفوظ ہے۔

پھر اگلے سال 1936ء گرمیوں کی چھٹیوں میں دو ہفتے برائے دعوت الی اللہ وقف کئے۔تو ناظر صاحب نے مجھے فتح گڑھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بھیجا۔ میرے ساتھ ماسٹر محمد علی صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان دارالامان بھی تھے۔اور ہمارے کیمپ کے انچارج مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل ساکن قادیان دارالامان تھے۔ دو ہفتے اردگرد کے دیہات میں پھر کر خوب دعوت الی اللہ کی۔

1941ء یا 1942ء میں پھر دو ہفتے دعوت الی اللہ کے لئے وقف کئے۔ تو ناظر صاحب نے مجھے میعادی نانو ضلع سیالکوٹ میں بھیج دیا۔

میعادی نانو دریائے راوی کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی ڈیرہ بابا نانک کے پل کی ڈھلان کے قریب سڑک اور ریلوے لائن کے درمیان ایک سرسبز جگہ پر واقع ہے۔اس جگہ ملاحوں کی آبادی تھی۔ جو احمدی ہونے سے پہلے چور اور ڈاکو تھے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سوائے ایک گھر کے سب احمدی ہو گئے اور بہت عبادت گزار اور نیک انسان بن گئے۔ میرے ساتھ حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید شاہدرہ بھی تھے۔ ہم دونوں نے مل کر اردگرد کے دیہات میں دو ہفتے (دعوت الی اللہ) کی۔

18 اور 19 جولائی 1952ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب میں نے خواب میں دیکھا اور صبح کے قریب کا وقت تھا امیر جماعت احمدیہ لاہور شیخ بشیر احمد صاحب کھڑے ہیں۔ان کے پاس ان کی کار بھی ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ اگر آپ مجھے آنے جانے کا کرایہ دیں۔تو آپ کا کام کرآؤں۔

19 اور 20 جولائی 1952ء ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب صبح کے قریب خواب میں دیکھا کہ میرے پاس حضرت اقدس مسیح موعود چوکڑی مارے نیچی نظر کئے بیٹھے ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم مجھے کافی دودھ پینے کو دیا جس کو میں پی کر سیر ہو گیا۔ پھر آپ نے پوچھا۔ کہ اس کی عمر کتنی ہے۔ ساتھ ہی سے کسی اور دوست نے کہا کہ اس کی عمر 80 سال کی ہے۔''

دو دن کی مختصر علالت کے بعد 1975ء میں بعمر 80 سال آپ کی وفات ہو گئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔(آمین)

تبصرہ کتب

انوارالعلوم جلد 15

نام کتاب: انوارالعلوم جلد 15
ناشر: فضل عمر فاؤنڈیشن
تعداد صفحات: 644
سن اشاعت: جنوری 2005ء

سیدنا حضرت مسیح موعود کو پسر موعود کی عظیم الشان پیش خبری سے نوازا گیا۔ موعود فرزند کی باون پرشوکت علامات میں یہ عظیم خبر بھی دی گئی کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

پسر موعود کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مصلح موعود کو خداداد علمی قوت اور استعداد ودیعت کی گئی تھی۔ آپ کے تبحر علمی اور ذہانت و فطانت کا ایک اظہار ''انوارالعلوم'' کی جلدوں کی صورت میں ہو رہا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کو ایک عرصہ سے انوارالعلوم کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی تحریرات کو یکجائی صورت میں سال وار شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے جو کہ احباب جماعت کے ازدیاد علم و ازدیاد سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنی تحریرات و تقاریر کے ذریعہ نہ صرف احباب جماعت کی علمی پیاس بجھائی اور ان کی رہنمائی فرمائی بلکہ آپ کے فیض سے دوسری اقوام نے بھی برکتیں حاصل کیں۔ حضرت مصلح موعود کی یہ تحریرات ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انوارالعلوم کی پندرہویں جلد حضرت مصلح موعود کی ذہانت و فطانت، بلند پایہ علمی و روحانی مقام اور آپ کی اولوالعزم قیادت کی آئینہ دار ہے۔ اس جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وہ تقاریر و تحریرات شامل ہیں جو آپ نے 28 دسمبر 1937ء سے جولائی 1940ء تک ارشاد فرمائیں۔ ان معرکۃ الآراء تقاریر و تحریرات کی کل تعداد 24 ہے۔ جو علمی، معاشرتی، تربیتی، تاریخی اور ملی تحریرات وعلوم پر مشتمل ہیں۔

اس جلد میں سب سے پہلی کتاب ''انقلاب حقیقی'' کے نام سے شامل اشاعت ہے۔ آپ نے یہ خطاب جلسہ سالانہ 1937ء کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے دنیا میں برپا ہونے والے انقلابات کا تذکرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ برپا ہونے والے انقلاب کے حوالہ سے جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مصلح موعود کی معرکۃ الآراء تقریر بعنوان ''سیر روحانی'' کا پہلا حصہ جو آپ نے جلسہ سالانہ 1938ء میں ارشاد فرمایا یہ بھی اس کتاب کی زینت ہے۔ 1939ء میں خلافت جوبلی تقریب کے سلسلہ میں جماعتوں کے ایڈریسز کے جواب میں حضرت مصلح موعود کا خطاب، ''خلافت راشدہ'' کے عنوان سے معرکۃ الآراء تقریر، بمبئی ریڈیو پر حضور کی تقریر ''میں......کو کیوں مانتا ہوں؟'' بھی اس جلد میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف تحریرات و تقاریر جن میں تربیتی موضوعات بھی ہیں اور مرحومین کے تذکرے بھی شامل ہیں اس کتاب کی زینت ہیں۔

مختصر یہ کہ انوارالعلوم جلد 15 ہمیں تاریخ احمدیت میں رونما ہونے والے کئی اہم واقعات کی آگاہی بھی دیتی ہے اور مختلف مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے ولولہ انگیز اور معرکۃ الآرا خطابات و تحریرات کے ذریعہ ہماری علمی و روحانی پیاس بھی بجھاتی ہے۔ پرشوکت اور پرمعارف تحریرات پر مشتمل یہ جلد احباب جماعت کے ازدیاد علم و ازدیاد ایمان کا باعث بنے گی۔ (ایم۔ایم۔طاہر)

بلند مرتبہ

مشہور مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریا آبادی مدیر صدق جدید نے حضرت مصلح موعود کی وفات پر ایک شذرہ تحریر کیا جس میں حضور کی خدمت قرآن کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور (دین حق) کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ ان کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں۔ ان کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے''۔

(صدق جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد سوم ص 168)

مرسلہ: مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب

جماعت احمدیہ کا 113واں جلسہ سالانہ قادیان

بھارتی اخبارات میں چرچا

جماعت احمدیہ کا 113واں بابرکت جلسہ سالانہ قادیان 26 تا 28 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوا جس میں اکناف عالم سے ہزاروں عشاق پروانہ وار شامل ہوئے۔ ابتدائی انتظامات سے لے کر اختتام جلسہ سالانہ تک اردو، انگریزی اور پنجابی زبان کے بھارتی اخبارات میں اس کا خوب چرچا ہوا۔ مکرم محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، افسر جلسہ گاہ اور جماعت احمدیہ بھارت کے پریس سیکرٹری محترم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ (مشیر قانونی) نے نہایت روح پرور تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔ ایک حصہ کا تعلق پرنٹ میڈیا سے تھا۔ انہوں نے اردو، انگریزی اور پنجابی زبان کے جرائد و اخبارات کے جو تراشے عطا فرمائے ان کا ایک مجمل تذکرہ اس وقت مقصود ہے جو حسب ذیل ہے:۔

اردو روزنامہ

بھارت کا اردو زبان میں سب سے زیادہ چھپنے والا اخبار "ھند سماچار" ہے جو انبالہ اور جالندھر سے الگ الگ بھی مشترکہ ایڈیشن کے طور پر شائع ہوتا ہے۔ صرف 20 تا 30 دسمبر 2004ء کے دوران 24 شماروں میں جلسہ سالانہ کی خبریں چھپی ہیں۔ بارہ شماروں میں 26 مختلف تصاویر بھی شائع ہوئیں۔

انگریزی اخبارات

1۔ ہندوستان ٹائمز نیو دہلی کے تین شماروں میں خبریں ہیں جبکہ ان میں سے دو میں نمایاں تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

2۔ دی انڈین ایکسپریس چندی گڑھ ایک باتصویر اور تین دیگر شمارے۔

3۔ دی ٹرابیون چندی گڑھ، نیو دہلی، بٹھنڈہ اور نوئیدہ سے بیک وقت شائع ہونے والے اخبار کے پانچ شماروں میں خبریں شائع ہوئیں جبکہ ایک شمارے میں نمایاں تصویریں شامل ہیں۔

4۔ آئی این بی (انٹرنیشنل نیوز بیورو) 2 باتصویر شمارے۔

5۔ دی ٹائمز آف انڈیا نیو دہلی و چندی گڑھ 2 باتصویر 3 دیگر شمارے۔

6۔ دی ٹائمز آف انڈیا حیدر آباد کے ایک شمارے میں خبر دی گئی۔

پنجابی اخبارات

1۔ روزنامہ "امر اجالا" جالندھر 3 باتصویر کل 10 شمارے۔

2۔ روزنامہ "نواں زمانہ" جالندھر 2 باتصویر کل 12 شمارے۔

3۔ روزنامہ "دینک جاگرن" جالندھر 8 باتصویر کل 16 شمارے۔

4۔ روزنامہ "اجیت پنجابی" جالندھر 9 باتصویر کل 15 شمارے

5۔ روزنامہ "اجیت سماچار" جالندھر 3 باتصویر کل 19 شمارے

6۔ روزنامہ ٹربیون چندی گڑھ 2 باتصویر کل 7 شمارے۔

7۔ روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر 9 باتصویر کل 13 شمارے۔

8۔ روزنامہ دیش سیوک چندی گڑھ 2 باتصویر کل 11 شمارے۔

9۔ روزنامہ اتم ہندو جالندھر 1 باتصویر کل 6 شمارے۔

10۔ روزنامہ اکالی پتریکا جالندھر 2 باتصویر کل 5 شمارے۔

11۔ روزنامہ جگ بانی جالندھر 5 باتصویر کل 10 شمارے۔

12۔ روزنامہ پنجابی ٹربیون چندی گڑھ 4 باتصویر کل 13 شمارے۔

خلاصہ

1۔ اردو کے سب سے بڑے اخبار نے 12 باتصویر اور کل 24 شماروں میں

2۔ انگریزی کے چھ اخبارات نے 10 باتصویر اور کل 19 شماروں میں

3۔ پنجابی کے دس اخبارات نے 50 باتصویر اور کل 137 شماروں میں

جلسہ سالانہ قادیان کی خبریں دیں یعنی مجموعی طور پر روزانہ چھپنے والے 17 اخبارات نے 72 شماروں میں قریباً ایک سو تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبریں دیں اور بغیر تصاویر کے 107 شماروں میں جلسہ سالانہ کا چرچا ہوا اس طرح کل 179 شماروں میں نہایت وسیع پیمانے پر چرچا ہوا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میڈیا سے تشہیر اس کے علاوہ اور کہیں زیادہ ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

☆......☆......☆

ملک اکرام خالد صاحب

مکرم کرنل ستار بخش ملک صاحب کی یاد میں

آپ چکوال کے معروف قصبہ چک بیلی کے گاؤں محمودہ میں 2 جنوری 1912ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے بقول ان کے ان کو اپنے والد صاحب یاد بھی نہ تھے۔ آپ کی والدہ اور بڑے بھائی نے آپ کی پرورش کی۔ احمدیت انہوں نے بڑے بھائی کے ہمراہ بچپن میں ہی قبول کر لی تھی۔ اپنے گاؤں میں صرف یہ دو شخص تھے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ ایم اے بی او اور اسلامیہ کالج پشاور جیسے معروف تعلیمی ادارے کے طالب علم تھے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ درس و تدریس کا کام کیا پھر رائل انڈین نیوی میں کمیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد ازاں آپ کی خدمات آرمی ایجوکیشن کور کے سپرد کر دی گئیں۔ پاکستان بننے کے بعد آپ زیادہ عرصہ پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں رہے۔ آرمی آپرنٹس سکول راولپنڈی سے ریٹائر ہوئے۔ کئی سال تک آرمی ایجوکیشن پریس کے مینیجر رہے۔ بالآخر 70 کی دہائی میں صحت اور ذاتی وجوہ کی بناء پر آرمی سے مکمل طور پر فارغ ہو گئے۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ پاک فضائیہ سے ریٹائر ہونے کے بعد مجھے آپ کی زندگی کے ہر پہلو کو غور سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے یکم مئی 1970ء کو میری تمام تر خامیوں کے باوجود مجھے داماد ہونے کا شرف بخشا۔ ایک مرتبہ آپ نے پوچھا کہ آپ کی نسبت میری خاندانی پوزیشن کم تر ہے اور ہر والدین کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی بچی اپنے برابر یا اپنے سے بہتر خاندان میں جائے۔ آپ نے فرمایا کہ مال و دولت تو آنی جانی چیز ہے۔ آپ کے والدین ملک محمد یعقوب اور ان کی بیگم بھیرہ کے ایک معروف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بفضل تعالیٰ موصی ہیں۔ بھیرہ تو ہمارے خلیفہ اول کا گھر ہے۔ آپ سب پیدائشی احمدی ہو۔ آپ ماشاء اللہ ایم ایس سی ہو۔ افواج پاکستان میں اتنے پڑھے لکھے آدمی کم ہوتے ہیں آپ کی تعلیم میری بیٹی کی تعلیم سے مطابقت رکھتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں نے اللہ سے بذریعہ استخارہ رجوع کیا۔ فیصلہ آپ کے حق میں تھا۔

آپ نے اپنی اولاد کو جو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں پر مشتمل ہے دینی تعلیمات کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم سے بھی لیس کیا۔ مجھے اور اپنے بچوں کو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ نمازیں باقاعدگی سے پڑھا کریں کہ نماز دین کا ستون ہے۔ قرآن شریف بلاناغہ پڑھنے کی ترغیب دیتے رہتے تھے۔ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل باقاعدگی سے منگواتے تھے اور بچوں کو بھی پڑھنے کو دیتے تھے بلکہ اکثر اوقات اچھے مضامین پر تبصرہ بھی کرتے تھے۔ چندہ پر بے حد اصرار کرتے تھے آپ کہا کرتے تھے کہ جماعت سے تعلق کا بڑا ذریعہ چندہ ہے اس میں کوتاہی کرنے والے کی سرزنش کرتے تھے آپ کہا کرتے تھے کہ سلسلہ کا نظام ہماری مالی قربانیوں سے چلتا ہے۔ اور اپنے اخلاق اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم بہتر اور اچھے مومن ہیں۔ آپ اور آپ کی اہلیہ نے بفضل تعالیٰ حج کیا اور کافی عرصہ پہلے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئے۔

آپ ایک تہجد گزار ہستی تھے اور میرا مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا تھا۔ کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہے کہ تم پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم کرنل حسین احمد ملک اور خاکسار کو ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں خدمات بجا لانے کے بعد دسمبر 1971ء کو جنگی قیدی بنا لیا گیا وہ ہمہ تن ہمارے لئے دعا گو رہتے تھے۔ حکومت نے ہمیں سروس میں ترقی کے علاوہ اعلیٰ اعزازات سے نوازا۔

مکرم کرنل حسین احمد ملک کو تمغہ امتیاز ملٹری اور خاکسار کو تمغہ امتیاز ملٹری، صدارتی ایوارڈ، امتیازی سند، وار انجری میڈل اور کمڈیشن سرٹیفکیٹ مل چکے ہیں ہم دونوں الحمدللہ علی التریب سٹاف کالج کوئٹہ اور پی اے ایف وار کالج کے گریجویٹ ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ ہم نے محنت کی۔ آپ احمدیت کے بنیادی اصولوں پر قائم رہے۔ اور خلفائے وقت سے ہمیشہ دعا کے خواستگار رہے۔ 1974ء کے فسادات کے موقع پر جماعت کو کافی مشکلات پیش آئیں بہت سی قیمتی جانیں راہ مولا میں قربان ہوئیں آپ نے بے حد استقامت کا ثبوت دیا اور اپنے عزیز و اقارب کو دعاؤں اور ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔

آپ نے مورخہ 20/اگست 2003ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پائی آپ اپنی موصیہ زوجہ سیدہ کلثوم آرا بیگم اور سات بچوں کو چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کا جسد خاکی اسی روز ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر میں **40613** میں میر جمیل احمد بٹ ولد میر عبدالرحمٰن بٹ قوم میر پیشہ دوکان داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) پلاٹ 13 مرلہ واقع ڈیریانوالہ مالیتی -/200000 روپے (۲) پلاٹ 6 مرلہ واقع ڈیریانوالہ مالیتی -/30000 (۳) پلاٹ 10 مرلہ واقع مظفر کالونی فیصل آباد مالیتی -/150000 روپے (۴) 2 عدد دوکانیں واقع ڈیریانوالہ مالیتی -/100000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میر جمیل احمد بٹ گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود ولد شریف احمد راجوری کنری گواہ شد نمبر 2 میر ندیم احمد ولد میر جمیل احمد بٹ ڈیریانوالہ

مسل نمبر **40614** میں میر ندیم احمد لد میر جمیل احمد قوم میر پیشہ قالین بافی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتاہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) رہائشی مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/200000 روپے (۲) موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت قالین بافی مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میر ندیم احمد گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد بٹ ولد میر جمیل احمد

مسل نمبر **40615** میں عنبرین ندیم میر زوجہ میر ندیم احمد قوم میر پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور وزنی 20 تولہ۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عنبرین ندیم میر گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 میر ندیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر **40616** میں شکیلہ بی بی زوجہ نصیر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولہ مالیتی -/45000 روپے۔حق مہر؟۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شکیلہ بی بی گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بٹ خاوند موصیہ

مسل نمبر **40617** میں صائمہ نصیر بٹ بنت نصیر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ عارضی ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ نصیر بٹ گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بٹ والد موصیہ

مسل نمبر **40618** میں شائلہ نصیر بٹ بنت نصیر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ایک سیٹ نقرئی زیور مالیتی -/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شائلہ نصیر بٹ گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بٹ والد موصیہ

مسل نمبر **40619** میں امتہ المحمود زوجہ محمود احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرنوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور ساڑھے تولہ -/67500 روپے۔2۔حق مہر -/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ المحمود گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد بٹ ولد عبدالغفور بٹ

مسل نمبر **40620** میں شائلہ منظور خان بنت منظور احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شائلہ منظور خان گواہ شد نمبر 1 مصباح الدین محمود وصیت نمبر 34771 گواہ شد نمبر 2 منظور احمد خان ولد ناظر احمد خان ڈیریانوالی

مسل نمبر **40621** میں ارم مصباح خان بنت محمد انور قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ارم مصباح خان گواہ شد نمبر 1 میر محفوظ الحق ولد میر حمید ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خان ولد عبدالحمید خان ڈیرانوالہ

مسل نمبر **40622** میں واصف عمر ولد مسرت احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد واصف عمر گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی بہاولپور گواہ شد نمبر 2 منور احمد چوہدری ولد یوسف علی بہاولپور

مسل نمبر **40623** میں امتہ المتین بٹ زوجہ ملک پرویز احمد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یزمان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-8-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ پلاٹ 5 مرلہ خیابان کالونی بہاولپور مالیتی -/400000 روپے۔2۔زیورات 20 تولہ مالیتی -/200000 روپے۔3۔حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/14500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ المتین گواہ شد نمبر 1 خضر حیات ولد غلام محمد یزمان گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ججہ ولد صادق علی ججہ یزمان

مسل نمبر **40624** میں حمید احمد ولد عبدالمجید قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4-409/188 نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-9-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حمید احمد گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد سدھو ولد چوہدری یوسف علی گواہ شد نمبر 2 منور احمد چوہدری ولد چوہدری یوسف علی

اکسیر بواسیر

خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون:04524-212434 فیکس:213966

(دورہ سپین بقیہ از صفحہ 2)

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مقامی لوگوں سے رابطے پیدا کریں اور اپنے تعلقات بڑھائیں اسی طرح جو دوسری نیشنیلٹی کے لوگ وہاں آباد ہیں ان سے بھی رابطے قائم کریں۔ دوستیاں کریں، تعلقات بنائیں اور دعوت الی اللہ کریں۔

حضور انور نے جماعت پرتگال کو ''لزبن'' Lisbon شہر کے قریب پلاٹ خریدنے اور بیت الذکر تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور شہر سے باہر اچھی سی جگہ دیکھیں۔

اس میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ پرتگال نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل عاملہ خدام کو ہدایات

اس میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور باری باری تمام مہتممین سے ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام خدام کا ریکارڈ مکمل رکھیں کہ کل کتنے خدام ہیں ان میں کتنے کمانے والے ہیں، کتنے طلباء ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو بے روزگار ہیں اور پھر کتنے ہیں جو بجٹ میں شامل ہیں۔ چندہ کے معیار کو بہتر بنانے کی طرف حضور نے توجہ دلائی۔ فرمایا جماعتوں میں خدام کی مجالس بھی قائم کریں۔ جہاں تین خدام موجود ہوں وہ مجلس قائم ہونی چاہئے۔

قرطبہ کی مجلس میں پیدرو آباد کو شامل کیا گیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا۔ یہ درست نہیں ہے۔ اصل مجلس پیدرو آباد ہے قرطبہ کو پیدرو آباد میں شامل کریں یا پھر دونوں علیحدہ علیحدہ مجالس ہوں۔ فرمایا پیدرو آباد کے اردگرد کا جو علاقہ ہے دیہات میں ان کی ایک مجلس پیدرو آباد بنا دیں۔

حضور انور نے فرمایا معتمد کا فرض ہے کہ تمام مجالس سے رپورٹس حاصل کرے اور مجالس کو بار بار یاد دہانی کروائے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے دعوت الی اللہ میں بھی آگے آنا ہے۔ اس لئے دعوت الی اللہ کے لئے باقاعدہ پلاننگ کریں اور ہر مجلس میں اپنی ٹیمیں بنائیں جو رابطے وسیع کریں اور تعلقات بنائیں اور کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سپین کے خدام کی مکمل تجنید تیار ہونی چاہئے۔ مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تجربہ کار لوگ یہاں پر مارکیٹوں میں اپنے سٹال لگاتے ہیں ان سے طریقے پوچھ لیا کریں اور پھر دوسروں کی اس بارے میں رہنمائی کریں۔

خدمت خلق کے شعبہ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہسپتالوں میں جائیں۔ مریضوں کی عیادت کریں۔ ان کا حال پوچھیں۔ ان کے لئے پھل، پھول ساتھ لے جائیں۔ فرمایا ہر جماعت میں، ہر مجلس میں گروپ بنائیں اور منظم طور پر خدمت خلق کا کام کریں۔ اس طرح آپ کے رابطے بڑھیں گے، تعلقات وسیع ہوں گے۔ اور آپ رابطے قائم ہونے پر احمدیت کا پیغام بھی پہنچا سکیں گے۔ خدمت خلق کے ساتھ تعارف بھی ہو جاتا ہے۔ فرمایا باقاعدہ پلان بنائیں کہ خدمت خلق کرکے کس طرح غریب گاؤں میں ہم احمدیت کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ فرمایا خدمت خلق کریں گے تو آپ کا تعارف خود بخود ہو جائے گا۔

حضور انور نے تمام مہتممین کو ہدایت فرمائی کہ دستور اساسی سے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں پڑھیں اور پھر اس کے مطابق اپنے کام کو منظم بنیادوں پر آگے بڑھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ سپین کی تین فیملیز کے 13 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے علاوہ ایکواڈور کی ایک زیر دعوت فیملی نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

سرجیکل اور میڈیکل رجسٹرار کی ضرورت

✿ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرجیکل اور میڈیکل رجسٹرار کی آسامیاں خالی ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحبان ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستوں پر صدر محلہ/امیر جماعت کی سفارش ہونی چاہئے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

✿ مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی (ب) حلقہ منعم ربوہ لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم انوار الحق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالنصر غربی حلقہ منعم آہستہ آہستہ روبصحت ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب نے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور دعائیں کی ہیں۔ خاکسار ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ابھی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

تقریب شادی

✿ محترمہ سیدہ درعدن صاحبہ بنت محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ و زراعت کی تقریب رخصتانہ مورخہ 9 جنوری 2005ء بعد نماز عصر ایوان محمود میں ہمراہ سید عامر محمود صاحب ابن مکرم سید محمود احمد صاحب آف ملیر کراچی منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز محترم سید محمود احمد صاحب کراچی نے ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ قبل ازیں مورخہ 21/جولائی 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ محترمہ سیدہ درعدن صاحبہ محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ مرحومہ و محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی پوتی اور محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ و محترم پیر معین الدین صاحب کی نواسی ہیں جبکہ سید عامر محمود صاحب محترم سید عبداللہ شاہ صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان تعطیل

✿ مورخہ 20 تا 22 جنوری 2005ء عیدالاضحیٰ کی سرکاری تعطیلات کی وجہ سے ان تاریخوں میں روزنامہ الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم سہیل احمد صاحب (بلال فوٹوسٹیٹ کالج روڈ ربوہ) لکھتے ہیں کہ مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ کے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اختر کو شوگر کی وجہ سے گردوں پر بہت زیادہ اثر ہے اور آئیوری کوسٹ کے ہسپتال کے شعبہ CCU میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر۔ منیر احمد
فون دکان: 215378 گھر: 212647
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جوئیہ مارکیٹ ربوہ

مکان برائے کرایہ
ایک مکان واقع محلہ دارالنصر وسطی برقبہ 10 مرلہ کرایہ کے لئے خالی ہے۔ مکان میں تین کمرے ایک گیلری کچن وغیرہ موجود ہے۔ بجلی گیس اور ٹیلی فون کے کنکشن لگے ہوئے ہیں۔
رابطہ کیلئے فون نمبر 215343۔ 211852

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔جنوری 2005ء

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
وقت عصر	3:58
غروب آفتاب	5:32
وقت عشاء	6:58

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
مغل کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ آفس
فون آفس: 04524-215171
رہائش: 04524-211402-211677

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی جائیدادنیز گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دکان نمبر 17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون آفس 04524-213439 گھر: 211453
موبائل: 0300-7710709
Email:asifbaloch453@hotmail.com

ضرورت ہے
راولپنڈی اور سیالکوٹ شہر میں واقع حکیم عبدالحمید اعوان کا مشہور دواخانہ پر طبیب کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔ دس یوم کے اندر صدر صاحب حلقہ کی تصدیق شدہ درخواست درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ ڈاک دیں۔
مطب حمید
حکیم عبدالحمید اعوان کا مشہور دواخانہ
پوسٹ بکس نمبر 190 گوجرانوالہ
0300-9644528-0431-219065
0300-6408280-0431-218534

سپر چوائس گارمنٹس ہی اینڈ تھی
کی جانب سے سیل سیل عید سیل
اب بھی جدید نئی ورائٹی کمپیوٹر دوسرے شہروں سے کم ریٹ پر خریدیں۔ عید اسپیشل آفر گفٹ قیمتوں میں حیرت انگیز کمی آپ کی سوچ سے بھی کم ریٹ۔ امپورٹڈ جاپانی کورین لیڈیز فل چکن کاری مکمل ورائٹی۔ فلیپر جین۔ تھائی لیڈر ہینڈ 3 ٹن جین شلوار سوٹ دستیاب ہیں۔ تقریبات شادی بیاہ کیلئے دس بیس پچاس آرڈر پر اور بہت کم ریٹ پر خرید فرمائیں
ہماری طرف سے دلی عید مبارک قبول ہو
فون رہائش: 04524-215074 موبائل: 0320-4890361
پروپرائٹر۔ زاہد محمود طاہر
ہامون مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد وقف بک ڈپو دکان گلی میں

C.P.L 29